ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

عون المعبود میں شمس الحقؒ کا منہج استنباط واستدلال: تجزیہ وبیان

Methodology of Shams al-Haq about Elicitation & Inference in 'Awn al-Ma'būd: Analysis and Description

***Muhammad Farooq Iqbal**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
frqiqb@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0004-9126-3996

****Hafiz Usman Zahir**
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
University of the Sargodha, Sargodha, Pakistan.
hafizusmanzahir@yahoo.com

*****Muhammad Amjad**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur.
amjadali43786@gamil.com

Abstract:
'Awn al-Ma'būd(عون المعبود)' is the book of Hadith interpretation. The author was blessed for being skilled enough in presenting the message of Islam with different methods.The jurisprudence, linguistic, and the philosophic approaches are also referred in his description. The author has deliberately measured the strength of contradictory statements. He has established some systematic and intellectual filters to measure the classification of contradictory statements and to make an affective decision upon it. In this paper, the introduction of Muhaddith Maulana Shamsulhaq's "Kitab al-Sunan" Sharh "Aun al-Mu'boud Sharh Sunan Abi Dawud", its characteristics and Shamsul Haq's manner and style in this Sharh have been discussed.

Keyword:
Kitab al-Sunan, Sunan Abi Dawud, Awn al-Ma'būd, Shams al-Haq, Hadith interpretation, Methodology, Analysis, Description

تعارف موضوع:

''کتاب السنن''کو صحیحین کے بعد جو مقبولیت حاصل ہوئی، وہ حدیث کی دیگر کتب بشمول کتب ثلاثہ (''جامع ترمذی''، ''سنن نسائی'' اور ''سنن ابن ماجہ'') کو حاصل نہ ہو سکی۔ ''سنن ابی داؤد''کو امت مسلمہ نے قبول عام سے نوازا۔اس کتاب کی یوں تو بے شمار شروحات، حاشیے اور تعلیقات لکھی گئیں۔ کئی ایک محدثین کرام نے مختصرات پر کام کیا تو زیادہ کام اس کی شروحات پر کیا گیا۔یوں تو علم حدیث پر دنیا کے اطراف واکناف میں لکھا اور پڑھا گیا لیکن ماضی قریب میں ہمارے اس خطہ میں بھی مجموعی طور پر بے مثل کام کیا گیا۔ ''کتاب السنن'' کی دیگر شروحات میں یہ شرح ''عون المعبود شرح سنن أبي داوٗد'' بے حد مقبول ہوئی۔ لہذا اس مقالہ میں محدث مولانا شمس الحقؒ کی ''کتاب السنن''کی شرح ''عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد'' کا تعارف،اس کی خصوصیات اور شمس الحقؒ کا اس شرح میں منہج واسلوب زیر بحث لایا گیا ہے۔اس شرح میں منہج واستدلال کے اعتبار سے بے شمار خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کا اس مقالہ میں جائزہ لیا گیا ہے۔

بنیادی سوال

اس تحقیقی مقالہ کے بنیادی سوالات درج ذیل نکات پر مشتمل ہیں:

1. عون المعبود میں وہ کون سے مقامات ہیں جہاں آپ کا منہج استنباط واستدلال محدثین سے مطابقت رکھتا ہے؟
2. عون المعبود میں مختلف فیہ مقامات کون سے ہیں اوران کی وجوہ ترجیح کیا ہے؟

مولانا شمس الحقؒ کے احوال و آثار

"آپ کانام محمد بن امیر علی اور کنیت ابو الطیب، مورخین اور محدثین میں محمد شمس الحق عظیم آبادی، کے نام سے مشہور معروف ہیں۔آپ کا مکمل نسب یوں ہے:ابوالطیب محمد شمس الحق بن امیر علی بن مقصود علی بن غلام حیدر بن ہدایت اللہ بن محمد زاہد بن نور محمد بن علاء الدینؒ ۔آپ کی کنیت ابو طیب ہے مؤرخین اور محدثین میں شمس الحق عظیم آبادیؒ کے نام سے مشہور و معروف ہیں البتہ سید عبدالحہ "نزھۃالخواطر "میں آپ کا نام محمد کی بجائے شمس الحق بتایا ہے۔[1] محدث ابو الطیب شمس الحق عظیم آبادیؒ پٹنہ کے محلہ رمنہ میں ذیقعد ھ/ جولائی ء کو پیدا ہوئے ۔ وہ خانوادۂ صدیقی کے درخشاں ستارے تھے ۔[2]

محدث عظیم آبادی رحمہ اللہ اپنی کتابوں میں عموماً اپنے والد ، دادا اور پردادا کے اسمائے گرامی بایں طور لکھا کرتے تھے :

"العبد الضعیف ابو الطیب محمد المشتھر بشمس الحق بن امیر بن علی بن حیدر الصدیقی العظیم آبادی"[3]

محدث ابو الطیب شمس الحقؒ پانچ برس کی عمر میں نانا کی وفات کے بعد اپنے والدین کے ساتھ مستقل طور پر ڈیانواں ہی میں سکونت پذیر ہوگئے تھے ،یہیں ان کی مکتب خوانی کا آغاز ہوا ۔ سید احمد شہید رائے بریلوی رحمہ اللہ علیہ کے شرف بیعت سے مفتخراور شاہ محمد اسحاق محدثؒ دہلوی کے حلقہ تلامذہ کے ایک اہم رکن مولانا محمد ابراہیم نگر نہسوی نے کرائی۔ابتدائی درسیات ڈیانواں ہی میں مولانا لطف العلی بہاری سے کتب پڑھیں،مولانا لطف العلی بہاری اپنے زمانے کے جید عالم دین میں سے تھے ، ان سے عربی شروع کی اور شرح جامی اصول الشاشی نورالانوار شرح وقایہ کنزالدقائق اور جامع ترمذی وغیرہ بھی انہی سے پڑھیں ڈیانواں ہیں میں حافظ اصغر علی رامپوری اور دوسرے معلمین سے ابتدائی تعلیم حاصل کرتے رہے ان میں مولوی سید راحت حسین اور مولوی عبدالحکیم شیخ پوری کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ملتا ہے اسی اثناء میں اپنے ماموں مولانا نور احمد ڈیانوی سے بھی استفادہ کرتے رہے ، مولانا نور احمد بھی تفقہ فی الدین میں وسیع النظر عالم دین تھے اور شیخ الکل سید نذیر حسینؒ کے فیض یافتہ۔[4]

دعوت و تبلیغ :

جب آپ دوسری مرتبہ حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی کے ہاں سے ڈیانواں واپس ائے تو محدث شمس الحق رحمہ اللہ نے ترویج اقامت دین،فروغ علم بالحدیث، اشاعتِ کتاب و سنت اور دفاع مسلک سلف کے لیے مستعد ہوگئے۔تصنیف و تالیف اور تدریس و تذکیر کے ذریعے اپنی مساعی جمیلہ کا آغاز فرمایااور اپنی بے لوث و مخلص کوششوں سے جلد ہی اس مقام پر پہنچ گئے کہ آپ کی ذات جہودِ نصرۃ الحق اور اشاعت علوم دین کے ضمن میں بے انتہا مقبول اور عزیز تر خیال کی جانے لگی ۔

---

[1] عبد الحہ، مولوی، حسني، الاعلام بمن في تاريخ الهند من الاعلام المسمى بالنزھہ الخواطر وبهجہ المسامع والنواظر ،دار ابن حزم، بیروت،ط اول، ج 8 ،ص243؛ اثری، ارشاد الحق اثری، مقالات اداره العلوم الاثریہ، فیصل اباد،2018 ء، ج4 ،ص259

[2] محدث الشهير شمس الحق عظيم آبادی، شماره خاص، الانتقاد ،اگست2010 ،ص24-23

[3] شمس الحق، ابو الطیب، محمد، عظیم ابادي ،غایہ المقصود في شرح سنن ابي داود، حدیث اکیڈمی.فیصل آباد، ط اول ھ 1414ج1 ص20؛شمس الحق، ابو الطیب، محمد، عظیم ابادي التعليق المغني على سنن الدارقطني ،مؤسسہ الرسالہ، بيروت ط اول، ج1، ص2؛
شمس الحق، ابو الطیب، محمد، عظیم ابادي ،اعلام اهل العصر في احکام رکعتي الفجر، مطبع انصاري، دهلي،1306ھ،ص2

[4] ڈیانوی،حمد زبیر ، یادگار گوہری، پٹنہ،ص101

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

وفات:

علامہ شمس الحق عظیم آبادی ربیع الاول 1329ھ بمطابق مارچ ءکو منگل کے روز بجے صبح طاعون کی بیماری سے وفات پا گئے۔

عون المعبود میں شمس الحقؒ کا منہج استنباط واستدلال:

یہ کتاب دراصل ''غایۃ المقصود فی حل کتاب السنن''، کی تلخیص ہے۔ جس کا پورا نام ''عون المعبود شرح سنن أبي داؤد ہے۔[1] ''غایۃ المقصود فی حل کتاب السنن''، ایک انتہائی عمدہ شرح تھی۔ جس کی تکمیل ۳۲ جلدوں میں ہونا تھی۔ لیکن یہ مکمل نہ ہوسکی۔ غایۃ المقصود'' اگر مکمل ہوگئی ہوتی تو''سنن ابوداؤد'' کے حل کے لیے یہی ایک کتاب کافی وافی ہوتی، مطبوعہ جزء اوّل کی ابتداء میں ایک طویل مقدمہ ہے۔ جس میں ''سنن ابوداؤد'' اور خود ابوداؤدؒ سے متعلق تمام ضروری باتیں بسط وتفصیل کے ساتھ بیان کردی گئی ہیں۔ مقدمہ کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے جس میں حدیث کے احوال وصفات، مسائلِ فقہیہ اور ائمہ مجتہدین کے مذاہب اور ان کے دلائل نیز امام ابوداؤدؒ کے اقوال کے مطالب کے بیان وغیرہ پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور کتاب کی طوالت سے بے نیاز ہو کر شرح کو ہر لحاظ سے کامل ومکمل بنانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس شرح کی ضخامت کو دیکھتے ہوئے شمس الحق ڈیانویؒ کو ایک اور مختصر مگر جامع شرح لکھنے کا خیال پیدا ہوا، اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آپؒ نے ایک اور شرح لکھنے کا ارادہ کیا اور اس پر کام شروع کیا۔ ''کتاب السنن'' کی شرح اور ''غایۃ المقصود'' کی تلخیص ہونے کے ناطے اس میں طوالت کو کم از کم رکھتے ہوئے مفید نکات پر سیر حاصل قلم کشائی کی گئی ہے۔ بسا اوقات اس کی بحثیں مکمل طور پر ''غایۃ المقصود'' سے میل کھاتی ہیں۔ یہ کتاب مبسوط چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ شرح پہلی بار ''مطبع انصاری'' دہلی سے طبع ہوئی۔ پہلی تین جلدیں ۱۳۱۹ھ میں طبع ہوئیں۔ آخری جلد ۱۳۲۳ھ میں طبع ہوئی۔ دوسرا طبع ۱۴۱۵ھ میں'' دار الکتب العربی '' بیروت سے اس کا عکس شائع ہوا۔ پھر تیسرا طبع ۱۳۸۸ھ بمطابق ۱۹۶۹ء میں ''المکتبۃ السلفیہ'' مدینہ منورہ سے شائع ہوا۔ چوتھا ایڈیشن ''ادارہ نشر السنہ'' ملتان سے شائع ہوا۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

عون المعبود کا مصنف کون؟:

یہ بات بھی بڑی عجیب رہی ہے کہ اس کے مصنف بارے مختلف آراء رہی ہیں۔ اس کو بعض نے مولانا شمس الحق ڈیانویؒ کی تصنیف بتلایا ہے۔ تو بعض نے ان کے بھائی اشرف ڈیانویؒ کی تصنیف شمار کیا ہے۔ دار الکتب العربی، بیروت سے شائع شدہ نسخہ پر بھی اس کے مصنف کا نام ''محمد أشرف بن أمیر بن علي بن حیدر، أبو عبد الرحمن، شرف الحق، الصدیقی، العظیم آبادي (م ۱۳۲۹ھ) درج ہے۔ صاحب ''بذل المجھود'' نے بھی اس کتاب کے مصنف محمد اشرف ہی بتلائے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"ثم رأيت "عون المعبود" للشيخ محمد أشرف كان مختصر "غايةالمقصود"[2]

"پھر میں نے محمد اشرف کی ''عون المعبود'' دیکھی جو کہ ''غایۃ المقصود'' کا اختصار ہے"

اس کے علاوہ عمر رضا کحالہ، صاحب ''معجم المؤلفین'' نے بھی اس کو اشرف ڈیانوی ہی کی تصنیف شمار کیا ہے۔[3] ان سب سے بڑھ کر دار الکتب العربی، بیروت سے شائع ہونے والے نسخے میں بھی کتاب کی ابتداء میں مؤلف کتاب نے اپنا تعارف ان الفاظ میں کروایا ہے۔ جبکہ یہی مقدمہ ہندوستان سے مطبوع نسخہ پر بھی درج ہے۔ فرماتے ہیں:

"وبعد فيقول العبد الفقير إلى الله تعالى أبو عبدالرحمن شرف الحق الشهير بمحمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر"[4]

"امابعد: بندہ فقیر الی اللہ ابو عبد الرحمان شرف الحق المعروف محمد اشرف بن امیر علی بن حیدر"

البتہ ان مسائل میں بسط وتفصیل کیلئے مؤلفؒ نے ''غاية المقصود في حل سنن أبي داؤد'' کی جانب اشارہ کیا ہے جو کہ راقم ''عون المعبود'' کے بقول ان کے بھائی کی ہے۔ مؤلفؒ نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"الشرح الكبير لأخينا العلامةالأعظم الأكرم أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي المسمى بغاية

---

[1] عظیم آبادی، ابوطیب، شمس الحق، محمد، عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، بیت الافکار الدولیہ، عمان، ط ثالث، 1414ھ، ج1، ص12
[2] سہارنپوری، بذل المجھود، ج1 ص153
[3] عمر رضا، کحالہ، معجم المولفین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج9، ص63
[4] عظیم آبادی، عون المعبود، ج1 ص12

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

المقصود في حل سنن أبي داؤد وإني استفدت كثيرا من هذا''[1]

"ہمارے بھائی ابوطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی کی شرح کبیر جس کا نام ''غاية المقصود في حل سنن أبي داؤد'' ہے۔۔۔ میں نے اس سے بھرپور استفادہ کیا"

ان سب کے باوجود تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ''عون المعبود'' شمس الحق ڈیانویؒ کی ہی تالیف ہے۔ کیونکہ معاصر علماء نے اسے شمس الحقؒ ہی کی تالیف کی نظر سے دیکھا ہے۔اور دوسرا ''عون المعبود'' کے ہندی طبع کے آخر پر تقاریز بھی موجود ہیں جو کہ سب شمس الحق ڈیانویؒ کو ہی اس شرح کا مؤلف بتلاتی ہیں۔ دراصل حقیقت حال یہ ہے کہ شمس الحقؒ جب ''غاية للقصود'' تصنیف کر رہے تھے تو اسی دوران ''غاية المقصود'' کی طوالت اس کی تکمیل میں آڑے آ رہی تھی۔ آپؒ نے بعض وجوہات کی بناء پر اس کی ایک مختصر شرح لکھنے کا ارادہ کیا۔ متن کی تصحیح اور شرح کی تالیف میں ہاتھ بٹانے کیلئے ایک بورڈ تشکیل دیا۔ اور ان سے حسب استعداد کام لیا۔ اس علماء بورڈ میں درج ذیل علماء موجود تھے۔[2]

۱۔ابوعبدالرحمان شرف الحقؒ، جن کا نام محمد اشرف تھا اور آپؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔

۲۔محمد ادریس ڈیانوی، یہ آپؒ کے صاحب زادے تھے۔

۳۔عبدالجبار ڈیانویؒ۔ آپ حضرتؒ کے بھائی تھے۔

۴۔عبدالرحمان مبارک پوریؒ، جن کی مقبول ترین کتاب ''تحفة الاحوذی'' ہے۔ آپ نے چار سال تک اس کام میں حصہ لیا۔

اس میں اختصار کر کے لکھنے کا کام محمد اشرفؒ کے حصہ میں آیا۔ اسی لئے پہلی دو جلدوں میں آپ کا نام نمایاں ملتا ہے۔ دار الکتاب العربی، بیروت سے شائع ہونے والے طبع کی تیسری جلد کے آخر پر اور چوتھی جلد کے شروع اور آخر میں اس کے مصنف شمس الحقؒ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ تیسری جلد کے اختتام پر لکھتے ہیں:

"قال العبدالضعيف محمدبن أمير الشهير بشمس الحق العظيم آبادي تجاوز الله عنه وعن أبويه ومشائخه: تم بحمد الله تعالى وعونه—وبنعمته تتم الصالحات—الجزء الثالث من"عون المعبود شرح سنن أبي داؤد''[3]

"بندہ ناتواں محمد بن امیر جو کہ شمس الحق عظیم آبادی کے نام سے مشہور ہے، اللہ اس سے، اس کے والدین اور اس کے مشائخ سے در گزر فرمائے، کہتا ہے: اللہ کی تعریف، اس کی نعمت، اور اس کی مدد سے ''عون المعبود شرح سنن ابی داؤد'' کا تیسرا حصہ اختتام پذیر ہوا"

جبکہ اسی دار الکتاب العربی، بیروت ہی سے شائع ہونے والے طبع کی چوتھی جلد کے شروع میں یہ دیکھنے کو ملتا ہے۔

"وبعد فيقول العبد الضعيف أبو الطيب محمد الشهير بشمس الحق العظيم آبادي عفا الله عنه وعن آبائه ومشائخه هذا الجزء الرابع من عون المعبود شرح سنن أبي داؤد "[4]

"امابعد: بندہ ناتواں ابوطیب محمد جو کہ شمس الحق عظیم آبادی کے نام سے مشہور ہے، اللہ اس سے، اس کے والدین اور اس کے مشائخ کو معاف فرمائے، کہتا ہے۔ یہ ''عون المعبود شرح سنن ابی داؤد'' کا چوتھا حصہ ہے"

چوتھی جلد کے آخر میں یوں فرماتے ہیں:

"قال العبد الضعيف محمد بن أمير الشهير بشمس الحق العظيم آبادي ...: هذا آخر الجزء الرابع من عون المعبود شرح سنن أبي داؤد ، تقبل الله مني وجعله ذخيرة ليوم المعاد ، ووفقني لإتمام الشرح الكبير المسمى بغاية المقصود شرح سنن أبي داؤد''[5]

---

[1] ایضاً
[2] عظیم آبادی، عون المعبود، دار الکتاب العربی، لبنان، ج 4، ص 553
[3] ایضاً، ج 3 ص 433
[4] ایضاً، ج 4 ص 1
[5] عظیم آبادی، عون المعبود، ج 4 ص 552

"بندہ ناتواں محمد بن امیر جو کہ شمس الحق عظیم آبادی کے نام سے مشہور ہے، کہتا ہے: یہ ''عون المعبود شرح سنن ابی داؤد'' کا آخری حصہ ہے۔ اللہ تعالی اسے میری طرف سے قبول فرمائے، اور اسے آخرت کے لئے ذخیرہ بنائے۔ اور مجھے شرح کبیر جس کا نام ''غاية المقصود شرح سنن أبي داؤد'' ہے، کو مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

مولانا عبدالحیؒ بھی اس کتاب کو شمس الحقؒ کی تصنیف شمار کرتے ہیں۔[1] وہ آپؒ کا تعارف بیان کرتے ہوئے آپ کی تصنیفات نقل کرتے ہوئے اس کا ذکر کرتے ہیں۔

سببِ تالیف:

''غاية المقصود شرح سنن أبي داؤد'' کی طوالت کو دیکھتے ہوئے مؤلف شمس الحق اس شرح کی تکمیل بارے فکر مند تھے۔ لہٰذا وہ ایک مختصر شرح لکھنا چاہتے تھے، جو جلد مکمل ہو سکے اور اس بات کا وہ اکثر اپنی مجالس میں ذکر کیا کرتے تھے۔ اور یہی بات حسین عظیم آبادیؒ اصرار کے ساتھ کہا کرتے تھے۔ بالآخر انہوں نے یہ ذمہ داری علماء کے ایک بورڈ کے سپرد کی۔ اور اس کی کتابت و اختصار اپنے چھوٹے بھائی محمد اشرف کے سپرد کی۔ اس میں ان واقعات کا ذکر ہندی طبع اور ''بیت الافکار الدولیۃ'' سے مطبوع کتاب کے مقدمہ میں بھی موجود ہے۔[2]

شمس الحقؒ کی اسنادِ حدیث:

شمس الحقؒ نے اپنی سند حدیث ''غاية المقصود شرح سنن أبي داؤد'' میں بیان کی ہے۔ یہ سند آپؒ سے ابو داؤد تک کی ہے۔ یہ سند ابو علی لؤلؤیؒ کے طریق سے ہے۔ مؤلف نے ''عون المعبود'' میں اسی کا حوالہ دے کر موضوع کو سمیٹ دیا ہے۔ اور تکرار سے احتراز کیا گیا ہے۔ آپ اس جانب ان الفاظ میں اشارہ کرتے ہیں:

"واماا سناد هذا الكتاب المبارك منى الیٰ المؤلف الامام المتقن فمذكور فی ''غاية المقصود شرح كتاب السنن "لا نعيد الكلام بذكره''[3]

"اس کتاب مبارک کی سند مجھ سے مؤلف امام متقن (ابو داؤدؒ) تک، اس کو ''غاية المقصود شرح كتاب السنن'' میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ ہم اس کو ذکر کر کے اس کا اعادہ نہیں کرتے"

لہٰذا آپؒ کی اسناد کیلئے ''غاية المقصود شرح كتاب السنن'' کی جانب رجوع کیا گیا ہے۔ آپ کی سند حدیث درج ذیل ہے۔ جو کہ آپؒ ہی کی مرقوم ہے:

"في إسناد هذا الكتاب من الفقير الحقير إلى المؤلف العلامة الإمام رضي الله تعالى عنه . فاعلم أن السنن للإمام الحافظ أبي داؤد السجستاني من رواية الحافظ أبي على اللؤلؤي، قرات من أوله إلى آخر كتاب الجنائز-مع مشاركة الأخ الأغر الفاضل الشريف محمد اشرف -على شيخنا العلامة المفسر المحدث الفقيه الحاج السيد محمد نذير حسين الدهلوي ---، أنا أبو على محمد بن عمرو اللؤلؤي، أنا أبو داؤد السجستاني رضي الله عنهم"[4]

مذکورہ بالا سند کے علاوہ امام موصوفؒ کی دیگر اسناد بھی ہیں۔ جنہیں آپؒ نے بیان بھی فرمایا ہے:

"لیکن وہ اسناد اس سند کی نسبت نازل ہیں۔ جس میں یہ واسطے اٹھارہ یا انیس بنتے ہیں۔ ابن حجر تک دس واسطے اور اسی سند سے ابو داؤد تک کل اٹھارہ واسطے بنے۔ اسی طرح محمد سعید سنبل کے واسطے سے کل انیس واسطے بنتے ہیں"[5]

آپؒ کے دوسرے مایہ ناز استاد قاضی حسین بن محسن الانصاریؒ سے بھی آپؒ نے سند اسی جگہ نقل کی ہے۔ آپ کی اس سند میں کل اٹھارہ واسطے بنتے ہیں۔[6] قاضی حسین بن محسن کی سند امام شوکانیؒ کے طریق سے اس سند میں یہ واسطے انیس تک جا پہنچتے ہیں۔ جبکہ قاضی حسین بن محسنؒ ہی کی سند امام سیوطیؒ کے طریق سے کل بارہ واسطے

---

1 عبدالحی، نزہۃ الخواطر، ج8، ص1243
2 عظیم آبادی، عون المعبود، ج1، ص1
3 ایضاً، ج1، ص13
4 عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج1، ص71
5 ایضاً، ج1، ص72
6 ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

بنتے ہیں۔[1] مذکورہ بالا اسناد تو ''كتاب السنن ''کے راوی ابو علی لؤلؤیؒ کی روایت کردہ تھی۔ شمس الحقؒ نے ''السنن'' کے دیگر راوی ابن داسہؒ اور ابن عربی رملیؒ کی روایت کردہ کتاب ''السنن'' کی سند کو بھی نقل کیا ہے۔ آپؒ اس سند کو یوں بیان کرتے ہیں:

"وأما إسناد رواية ابن داسة وابن الأعرابي والرملي : فإني أروى عن شيخنا القاضي حسين، عن الشريف محمد بن ناصر والقاضي أحمد بن محمد الشوكاني، كلاهما عن محمد الشوكاني ، عن السيد عبدالقادر بن أحمد الكوكباني ، عن شيخه السيد سليمان بن يحيى بن عمر مقبول الأهدل، عن شيخه أحمد بن مقبول الأهدل، عن خاله وشيخه السيد يحيى بن عمر الأهدل، عن شيخه السيد أبي بكر بن على البطاح الأهدل، عن شيخه السيد يوسف بن محمد البطاح الأهدل، عن شيخه السيد العلامة الطاهر بن حسن الأهدل، عن شيخه الحافظ أبي الضياء عبدالرحمن بن على بن عمر الديبع الشيباني، إلى المؤلف الإمام"[2]

یہ سند شمس الحق قاضی حسین بن محسنؒ سے امام اہدلؒ کے طریق کسے بیان کرتے ہیں۔

عون المعبود کی خصوصیات:

یوں تو یہ کتاب اپنی منفرد خصوصیات کے سبب شروحات حدیث بالخصوص ''كتاب السنن "کی شروحات میں ممتاز مقام رکھتی ہے۔ البتہ ہم اس کی چند ایک خصوصیات کا ذکر کئے دیتے ہیں:

۱-اس کتاب میں احادیث کی جامع شرح کی گئی ہے:

"والمقصود من هذه الحاشية المباركة الوقوف على معنى أحاديث الكتاب فقط"[3]

"اس شرح مبارک کا مقصد کتاب کے صرف معنیٰ حدیث پر اکتفاء کرنا ہے"

۲-فقہی مسائل کا استنباط، مشکل احادیث اور غرائب الحدیث کو ایسے انداز سے بیان کیا ہے کہ مفہوم حدیث بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

۳-اختلافی مسائل میں فقہاء و مجتہدین کے اختلاف و اقوال کو دلائل سے بیان کیا ہے۔ اور راجح قول کی تعیین کے ساتھ ثابت شدہ احادیث کے سلسلہ میں مخالفین کی تاویلات کی تردید تفصیل سے کی ہے:

"ومن غير ذكر أدلة المذاهب المتبوعة على وجه الاستيعاب، إلا في المواضع التي دعت إليها الحاجة"[4]

"مشہور مذاہب متبوعہ کے ادلہ کو مکمل طور پر ذکر نہیں کیا، ماسوائے ایسی جگہ پر جس جگہ واقعتاً ضرورت تھی"

۴-اسناد حدیث یا متن حدیث میں اگر اضطراب پایا جاتا ہے تو اس کی ایسی شرح کی ہے کہ امام ابو داؤدؒ کی مراد بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

۵-اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ساتھ کتاب السنن کا صحیح ترین متن بھی شامل ہے۔ محدث شمس الحقؒ نے عرب و عجم کے گیارہ نسخے جمع کئے۔ جن میں تین مطبوعہ اور آٹھ خطی نسخے شامل تھے۔[5]

ان سے متن کی تصحیح کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔

۶-صاحب ''عون المعبود'' نے اس کتاب میں ''كتاب السنن '' کے بعض بلند معانی کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ اس میں مغلق عبارات کو کھولنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض عبارات کی تراکیب کا عمدہ بندوبست کیا گیا ہے۔ اس شرح میں طوالت سے احتراز کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپؒ اس بارے خود رقم طراز ہیں:

"جمعتها من كتب أئمة هذا الشأن رحمهم الله تعالى،مقتصرة على حل بعض المطالب العالية، وكشف

---

1 ایضاً
2 عظیم آبادی، غایۃ المقصود، ج1، ص71
3 عظیم آبادی، عون المعبود، ص12
4 ایضاً، ص12
5 عظیم آبادی، عون المعبود، ج4، ص554-553

بعض اللغات المغلقة، وتراكيب بعض العبارات، مجتنباً عن الإطالة والتطويل إلا ما شاء الله تعالى‘‘[1]

"میں نے اس میں کبار ائمہ کی کتب میں سے اخذ کیا ہے۔اور اعلیٰ معانی کو کھول کر بیان کرنے، مغلق لغات کو واضح کرنے، بعض عبارات کی تراکیب کرنے پر اکتفاء کیا ہے،اور بے جا طوالت سے احتراز کیا ہے الاماشاءاللہ تعالیٰ"

۷۔فن جرح وتعدیل کی معتمد کتابوں سے علماء کے اقوال بیان کئے ہیں:

۸۔''السنن'' کی ہر حدیث کی شرح کے بعد تخریج کی ہے اور صحت اور ضعف کے اعتبار سے حدیث کے درجہ کو بھی بیان کیا ہے۔اور ہمیشہ امام منذریؒ کے حوالہ سے حکم حدیث بیان کرتے ہیں۔

۹۔بظاہر متعارض روایات کے مابین وجوہ تطبیق وتوفیق بیان کی ہے۔

۱۰۔بیشتر مقامات پر ''السنن'' کے شارحین کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔

۱۱۔اس کا مقصد ''السنن'' کی احادیث کے معنی پر اکتفاء کیا گیا ہے۔جس میں ایجاز واختصار کے علاوہ کسی دوسرے پہلو پر بھی احادیث کو ترجیح کی بحث نہیں کی گئی۔[2]

۱۲۔اس میں ''کتاب السنن '' کی اسانید ومتون کو حل کیا گیا ہے۔اور یہ بے شمار لطیف ودقیق مسائل ومباحث کا مجموعہ اور نادر علمی تحقیقات اور نکات پر مشتمل ہے۔اور مختصر ہونے کے باوجود انتہائی مفید ہے۔

اسلوب:

''عون المعبود''چونکہ بنسبت ''غاية المقصود'' کے کامل شرح نہیں بلکہ ایک حاشیہ ہے۔مؤلف کتاب بیان کرتے ہیں کہ اس مبارک حاشیہ کی ترتیب وتحریر کا مقصد صرف یہ ہے کہ ترجیح احادیث کے مباحث اور مذاہب ائمہ کے بالاستیعاب دلائل میں نہ پڑ کر مختصر انداز میں اس کتاب کے معانی ومفہوم سے واقف کرادیا جائے ۔مؤلف کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے اس شرح میں اختصار کا طریقہ اپنایا ہے اور حدیث کے تمام پہلو سند ومتن اور فقہ واستنباط پر تفصیلی بحث نہیں کی تاہم بعض مقامات پر بعض مسائل میں محققانہ انداز میں سیر حاصل بحث ملتی ہے۔مثلا مسئلہ مدرک رکوع، مدرک رکعت ہے یا نہیں، گاؤں میں جمعہ کی نماز کا مسئلہ ،تکبیرات عیدین، خطبہ جمعہ کے لیے مؤذن کی اذان کہاں سے وغیرہ جیسے بیشتر مسائل کی تحقیق اس کتاب کے صفحات میں مفصل طور پر ملتی ہے۔

اس کے علاوہ احادیث کی شرح کے اسلوب میں مؤلفؒ حدیث کے کلمات کو ذکر کرتے ہیں، پھر اس پر کلام کرتے ہیں۔غریب لفظ کا معنی بیان کرتے ہیں ۔سند میں مذکور راوی کا ترجمہ مختصر انداز میں ذکر کرتے ہیں۔اس کی توثیق میں علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں۔حدیث سے مستنبط مسائل اور اختلافی مسائل میں ہر امام کی دلیل مختصر طور پر پیش کرتے ہیں، کتاب میں موجود احادیث کی تخریج کا اہتمام کرتے ہیں، امام منذریؒ ودیگر ائمہ حدیث کے اقوال بیان کرتے ہیں۔اسی طرح شرح حدیث پر اکتفاء نہ کرکے بعض قدیم وجدید باطل نظریات کی تردید بھی کرتے ہیں۔جیسے عیسائیت اور قادیانیت وغیرہ۔

اعتقادی منہج:

شمس الحق عظیم آبادیؒ کا عقیدہ سلف کا عقیدہ تھا آپ کا مسلک اہل حق اور سلف کا مسلک رہا ہے۔آپ اسماء وصفات کے باب میں کسی بھی تاویل کے قائل نہ تھے۔اسی وجہ سے ان کی شرح میں جابجا اس بات کی جھلک نظر آتی ہے۔ذیل میں چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں جن سے شمس الحق عظیم آبادیؒ کا اعتقادی منہج معلوم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔حضرت عباس بن عبدالمطلب کی ایک طویل حدیث (جو حدیث الاوعال کے نام سے معروف ہے):

"عن العباس بن عبد المطلب، قال: كنت في البطحاء في عصابة فيهم رسول الله -□-، فمرت بهم سحابة، فنظر إليها، فقال:"ما تسمون هذه؟"قالوا السحاب ثم على ظهورهم العرش بين أسفله وأعلاه مثل ما بين سماء إلى سماء,ثم الله تبارك وتعالى فوق ذلك‘‘[3]

---

[1] عظیم آبادی، عون المعبود، بیت الافکار الدولیة، ص 12

[2] عظیم آبادی، عون المعبود، دار الکتب العلمیہ، ج ۳، ص ۱۱۳-۱۰۲

[3] سجستانی، ابوداؤد، السنن، كتاب السنة، باب في الجهميه رقم الحدیث: 4723

"عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بطحاء میں ایک جماعت کے ساتھ تھا، جس میں رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے، اتنے میں بادل کا ایک ٹکڑا ان کے پاس سے گزرا تو آپ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا "تم اسے کیا نام دیتے ہو؟" لوگوں نے عرض کیا "سحاب" (بادل)۔۔۔ پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے، جس کے نچلے حصہ اور اوپری حصہ کے درمیان کی مسافت اتنی ہے جتنی ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی، پھر اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے "

صاحب "عون المعبود"، "ثم اللہ تعالی فوق ذلک" کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"ای فوق العرش وهذا الحديث يدل على أن الله تعالى فوق العرش وهذا هو الحق وعليه يدل الآيات القرآنية والأحاديث النبوية وهو مذهب السلف الصالحين من الصحابة والتابعين وغيرهم من أهل العلم رضوان الله عليهم أجمعين قالوا إن الله تعالى استوى على عرشه بلا كيف ولاتشبيه ولا تأويل والاستواء معلوم والكيف مجهول والجهمية قد أنكروا العرش وأن يكون الله فوقه وقالوا إنه في كل مكان ولهم مقالات قبيحة باطلة"[1]

"یعنی عرش پر ہیں، یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہیں، اور یہی بات حق ہے۔ اسی پر آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ دلالت کرتی ہیں۔ اور یہی صحابہ وتابعین وغیرہ سلف صالحین اہل علم کا مذہب ہے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہیں۔ جس کی ہم کیفیت بیان کرتے ہیں اور نہ ہی تشبیہ اور نہ ہی اس کی کوئی تاویل کرتے ہیں۔ مستوی ہونا معلوم ہے، جبکہ اس کی کیفیت مجہول ہے"

جہمیہ نے عرش کا انکار کیا ہے۔ اور اس بات کا بھی کہ اللہ تعالیٰ اس پر ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اللہ ہر جگہ موجود ہیں۔ ان کی اس کے علاوہ بھی کئی ایک قبیح اور باطل باتیں ہیں۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک طویل حدیث ہے:

"عنأبي يونس سليم بن جبير مولى أبي هريرة، قال: سمعت أبا هريرة يقرأ هذه الآية"إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلهاسميعا بصيرا"يعني أن لله سمعا وبصرا قال أبو داؤد: وهذا رد على الجهمية"[2]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابو یونس سلیم بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آیت کریمہ "إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلهاسميعا بصيرا" (اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے مالکوں تک پہنچادو اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے) تک پڑھتے سنا۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے کان اور آنکھ ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں: یہ جہمیہ کا رد ہے"

شمس الحق عظیم آبادی نے اس حدیث کی شرح میں امام خطابیؒ کا اقتباس ذکر کیا ہے۔ جس میں انہوں نے سمع و بصر کی نفی کی ہے۔[3] آپؒ نے امام خطابی کے مذکورہ بالا اقتباس اور ان کے موقف کی دیگر علماء کے کلام سے تردید کی ہے۔ اور محققین علماء کے کلام کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ محققین کی بات نہیں ہے۔ بلکہ اہل تحقیق اللہ تعالیٰ کو ان تمام صفات سے متصف مانتے ہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے یا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو ان سے متصف کیا ہے۔ وہ اللہ کے لیے کسی ایسی صفت کا اختراع وابتداع نہیں کرتے جو کتاب وسنت میں وارد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي "[4]

" تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا "[5]

---

1 عظیم آبادی، عون المعبود، دار الکتب العلمیہ، ج7ص13

2 ابوداؤد، السنن، كتاب السنة، باب فى الجهميه رقم الحدیث:4728

3 عظیم آبادی، عون المعبود، دار الکتب العلمیہ، ج13ص27

4 طٰہٰ:39

5 القمر:14

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

اسی طرح ان کے قول"ليس بذي جوارح ولا بذي أجزاء" کو کلام مبتدع قرار دے کر کہا ہے کہ سلف میں سے کسی نے ایسی بات نہیں کہی ہے۔ بلکہ وہ اللہ تعالی کو ان اوصاف سے متصف مانتے ہیں جن سے اللہ نے اپنے آپ کو متصف کیا ہے اور جن سے سکوت اختیار کیا ہے ان سے خاموشی اختیار کی ہے۔ وہ مخلوق سے اللہ کی تشبیہ، تمثیل، تکلیف نہیں کرتے۔ جس نے اللہ کی تشبیہ مخلوق سے دی اس نے کفر کیا۔ بحث کے آخر میں صاحب عون المعبود نے اسماء وصفات کے بارے میں "اعلام الموقعین"، "اجتماع الجیوش الاسلامیہ" امام بیہقیؒ کی "الاسماء والصفات"، "الصواعق المرسلہ" وغیرہ کتابوں کے مطالعہ کی ترغیب دی ہے۔[1]

فقہی مسلک:

فقہی مسائل میں شیخ عظیم آبادی نے کسی بھی امام کی تقلید نہیں کی بلکہ ائمہ محدثین و محققین کا منہج اور طریقہ اپنایا ہے۔ کسی بھی مسلک کا کوئی بھی مسئلہ جو کتاب وسنت کے مطابق ہے اسے اپنایا۔ اور ایسے مسائل جو کتاب وسنت کے خلاف نظر آئے، ان کی تردید کی۔ دلائل کی رو سے جسے راجح پایا اسے قبول کیا ہے اور جسے مرجوح پایا اسے ترک کر دیا ہے۔ یہی روش صحابہ اور تابعین کی تھی۔ محدث عظیم آبادی کے مسلک وعقیدے کے ضمن میں یہ ذکر بھی خالی از دلچسپی نہیں کہ اسماعیل پاشا بغدادی نے اپنی معروف کتاب "ایضاح المکنون" میں محدث عظیم آبادی کی کتاب "اعلام اهل العصر باحكام ركعتي الفجر" کا تعارف کراتے ہوئے محدث عظیم آبادیؒ کو حنفی لکھا ہے۔[2]

جبکہ جس کتاب کا تعارف کرایا گیا ہے خود اس کے مندرجات محدث موصوف کی حنفیت کی تردید کے لیے کافی ہیں۔ صاحبِ " معجم المؤلفین" عمر رضا کحالہ نے بھی "ایضاح المکنون" کے تتبع میں ایک مقام پر محدث عظیم آبادی کو حنفی لکھا ہے۔[3] اس کے علاوہ ان کے کسی ایک مسلک کے پابند نہ ہونے کی تفصیل ان کی "غایہ المقصود" اور "عون المعبود" کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ ذیل میں ان کی شرح سے ایک مثال ملاحظہ کیجئے: نبی اکرم ﷺ کا حکم ہے کہ: "جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کرے۔ یہ حکم عام ہے کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں حتی کہ خطبہ جمعہ کے دوران بھی اگر کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے بیٹھنا چاہیے۔ اس مسئلہ سے متعلق امام ابوداؤدؒ نے "باب اذا دخل الرجل و الامام يخطب" کے عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پیش کی ہے "[4] ایک دوسری روایت ابوہریرہ[5] سے بیان کی ہے، جبکہ ایک تیسری روایت جابر بن عبد اللہ والی[6] ذکر کی ہے کہ سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے۔ آپ نے فرمایا "صل ركعتين, تجوز فيهما" دو رکعت نماز پڑھو مختصر پڑھو"

یہ تمام حدیثیں دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں۔ فقہاء و محدثین کی ایک جماعت کا یہی خیال ہے۔ صاحب "عون المعبود" نے نہایت اختصار کے ساتھ محدثانہ انداز میں اس مسئلے کا حل پیش کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تحیۃ المسجد خطبہ کی حالت میں پڑھی جائے گی فقہاء اور محدثین کی ایک جماعت کا یہی خیال ہے۔ سلف کی ایک جماعت نے عدم مشروعیت کی بات کہی ہے۔ لیکن یہ حدیث ان کے خلاف دلیل ہے۔ اس حدیث کی گیارہ تاویلیں کی گئی ہیں جو کہ مردود ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں تمام تاویلات ذکر کر کے ان کی تردید کی ہے۔ "فاستمعوا له وانصتوا[7]" سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی دلیل نہیں، کیونکہ یہ خاص ہے اور وہ عام، نیز خطبہ قرآن نہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

> "رسول اللہ ﷺ نے آدمی کو خطیب کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے کا حکم دیا ہے اور یہ امر معروف ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ شارع کا حکم ہے اور وہ بھی شارع کا حکم ہے، آپ کے دونوں حکموں میں کوئی تعارض نہیں۔ مسجد میں داخل ہونے والا تحیۃ المسجد پڑھے اور بیٹھنے والا خاموش رہے "[8]

---

[1] عظیم آبادی، عون المعبود، دار الکتب العلمیہ، ج13، ص27، 28

[2] پاشا، اسماعیل، بغدادی، ایضاح المکنون فی الذیل علی کشف الظنون، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج1ص10

[3] عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، ج9ص68

[4] ابوداؤد، السنن، تفریع ابواب الجمعه، باب اذا دخل الرجل والامام يخطب رقم الحدیث: 1115

[5] ایضاً: رقم الحدیث: 1116

[6] ایضاً: رقم الحدیث: 1117

[7] الاعراف: 204

[8] عظیم آبادی، عون المعبود، ج13، ص22

قبول عام:

اہل علم کے مابین کسی بھی کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس کی اشاعت سے ہو سکتا ہے۔کتاب ''عون المعبود'' کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔اس کتاب کے متعدد ایڈیشن اس کے لئے شاہد عدل ہیں۔اس کتاب کا پہلا ایڈیشن چار جلدوں میں ۱۳۱۸تا۱۳۲۳ھ تک تقریباً پانچ سال کی مدت میں پہلی بار شائع ہوا۔اور اہل علم نے اس کے مؤلف کو خراج تحسین پیش کیا۔اس ایڈیشن کے آخر میں '' غاية المقصود'' کے مقدمہ کا خلاصہ ''فوائد نافعة مهمة'' کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔اس کتاب کی دوسری اشاعت آفسیٹ کے ذریعے دارالکتاب العربی، بیروت لبنان سے ہوئی۔مقالہ ہذا میں تین نسخوں سے حوالے دئے گئے ہیں۔جس میں ایک نسخہ یہی دارالکتب العربی، بیروت والا ہے، لیکن کتاب پر دارالکتاب العربی لکھا ہوا ہے۔دوسرا نسخہ بیت الافکار الدولیہ، عمان سے مطبوع جبکہ تیسرا نسخہ مذکورہ بالا دارالکتاب العربی والا ہے۔ اس کی تیسری بار اشاعت ۱۳۸۸ھ میں متوسط سائز میں شیخ عبدالرحمن محمد عثمان کی تحقیق و تصحیح کے ساتھ چودہ جلدوں میں مکتبہ سلفیہ، مدینہ منورہ سے ہوئی۔۱۳۹۹ھ میں اس کا چوتھا ایڈیشن ادارہ نشرالسنہ، ملتان نے شائع کیا۔جو ہندوستانی نسخے کا عکس ہے اور ۱۴۱۰ھ میں دارالکتب العلمیہ، بیروت نے اپنے مکتبہ سے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن شائع کیا ہے۔جہاں تک مولانا سہارن پوریؒ کی '' عون المعبود'' سے متعلق اس رائے کا تعلق ہے:

''هذا الشرح قاصر عن أن يسمى شرحا'' [1]

"یہ شرح، شرح کہلانے سے قاصر ہے"

یعنی ''عون المعبود'' شرح کہلانے کی حقدار نہیں۔اس رائے کی حقیقت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود علامہ سہارن پوریؒ '' بذل المجھود'' میں ''عون المعبود '' کے حوالے بکثرت دیتے ہیں۔مثلاً:

۱-''فما قال صاحب "غاية المقصود" وتبعه صاحب "عون المعبود" : الأولى"[2]

"جو صاحب ''غاية المقصود'' اور ان کی اتباع میں صاحب ''عون المعبود'' نے کہا ہے، وہ زیادہ مناسب ہے"

۲-''وهذه العبارة موجودة في النسخ الهندية المطبوعة وفي نسخة "عون المعبود''[3]

"(مذکورہ) عبارت، ہند سے مطبوع اور ''عون المعبود'' کے نسخے میں موجود ہے"

ان کے علاوہ بھی ''بذل المجهود'' اس قبیل کی مثالوں سے بھری پڑی ہے جس میں خلیل احمدؒ جا بجا ''عون المعبود'' کے حوالے نقل کرتے نظر آتے ہیں۔ڈاکٹر محمود احمد غازی ان شروحات بھی ''عون المعبود '' بارے یوں لکھتے ہیں:

'' یہ (بذل المجھود) سنن ابی داؤد کی بہترین شرحوں میں سے ایک ہے ۔ ''غایۃ المقصود'' کا درجہ تو بلا شبہ بہت اونچا ہے۔پھر ''عون المعبود'' کا پھر ''بذل المجھود'' کا درجہ ہے اور پھر باقی شرحوں کا درجہ ہے۔[4]

''قال ابوداؤد'' پر بحث:

''کتاب السنن'' کی ایک بہت بڑی خصوصیت ''قال ابوداؤد'' بھی ہے جس کے تحت حدیث مذکور پر امام ابوداؤدؒ کا تبصرہ ہوتا ہے۔اس تبصرہ میں مختلف امور پر بحث ہوتی ہے۔جن میں فقہی مسائل، اسانید، جرح و تعدیل، توجیہ حدیث اور شرح غرائب و مفردات وغیرہ شامل ہیں۔دونوں شروح کے اندر کم و بیش ہر جگہ قال ابوداؤد کی توضیح و تشریح کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر دونوں نے الگ انداز سے اس پر بحث کی ہے۔اس سلسلہ میں ہم دونوں شرحوں سے الگ الگ فصل میں ''قال ابوداؤد'' کے صرف دو نمونے پیش کریں گے۔ایک مثال متن سے جبکہ دوسری مثال سند پر بحث کی ہوگی۔

متن سے:

ذیل میں ہم متن کی مغلق عبارت کی تشریح کرنے کی مثال پیش کریں گے۔''باب المسح علی الخفین'' کے تحت مغیرہ بن شعبہ کی حدیث میں سفر کا ایک واقعہ ذکر کیا گیا

---

[1] سہارنپوری، بذل المجھود، ج1ص153
[2] سہارنپوری، بذل المجھود، ج1، ص260
[3] سہارنپوری، بذل المجھود، ص673
[4] محمود احمد غازی، محاضرات حدیث، ص432

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

ہے:

’’ أن المغيرة بن شعبة قال فلما سلم قام النبی ﷺ فصلی الرکعة التی سبق بها, ولم يزد عليها شيئا‘‘[1]

"مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں لوگوں کی جماعت سے) پیچھے رہ گئے جب انہوں نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے اٹھ کر وہ رکعت ادا کی جو رہ گئی تھی، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا"

اس حدیث کے بعد امام ابوداؤدؒ کا قول ذکر کیا گیا ہے:

’’قال أبو داؤد: أبو سعيد الخدری وابن الزبير وابن عمر يقولون: من أدرك الفرد من الصلاة عليه سجدتا السهو‘‘[2]

’’ابوداؤدؒ کہتے ہیں: ابوسعید خدری، ابن زبیر، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: جو شخص امام کے ساتھ نماز کی طاق رکعت پائے، تو اس پر سہو کے دو سجدے ہیں‘‘

اس قول کی تشریح صاحب ’’عون المعبود‘‘ یوں کرتے ہیں:

’’أي من أدرك وترا من صلاة إمامه فعليه أن يسجد للسهو لأنه يجلس للتشهد مع الإمام في غير موضع الجلوس وبه قال جماعة من أهل العلم منهم عطاء وطاوس ومجاهد وإسحاق‘‘[3]

یعنی جو شخص امام کے ساتھ طاق رکعت پائے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔ کیونکہ وہ امام کے ساتھ ایسی جگہ بیٹھا ہے جہاں اسے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ مؤقف عطاء، طاؤس، مجاہد، اسحاق اور اہل علم کی ایک جماعت کا ہے۔

’’ويجاب عن ذلك بأن النبي جلس خلف عبدالرحمن ولم يسجد ولا أمر به المنيرة وأيضا ليس السجود إلا للسهو ولاسهو ها هنا‘‘[4]

"اس کا جواب دیا گیا ہے کہ نبی ﷺ عبد الرحمان کے پیچھے بیٹھے لیکن سجدہ نہیں کیا اور نہ ہی اس کا واضح حکم دیا۔ سجدہ صرف اور صرف سہو کا ہوتا ہے، جبکہ یہاں سہو ہوتا نہیں"

سند حدیث سے:

شمس الحقؒ جہاں ’’کتاب السنن‘‘ کے متون میں ’’قال ابوداؤد‘‘ کی مبہم یا مغلق عبارات کی تشریح کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہیں سند پر بھی امام ابوداؤدؒ کی ’’قال ابو داؤد‘‘ کی بحث کو واضح کرتے ہیں۔ مثلاً:

’’باب: كيف التكشف عند الحاجة؟‘‘ میں ابن عمر کی حدیث ’’أن النبي ﷺ كان إذا أراد حاجة لا يرفع ثوبهحتى يدنو من الأرض‘‘[5]

کے تحت امام ابوداؤدؒ کا قول ہے:

’’قال أبو داؤد: رواه عبد السلام بن حرب، عن الأعمش، عن أنس بن مالك، وهو ضعيف‘‘

"ابوداؤدؒ فرماتے ہیں اس کو عبد السلام نے اعمش سے روایت کیا ہے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے، اور وہ ضعیف ہے"

اس قول کی وضاحت میں صاحب ’’عون المعبود‘‘ لکھتے ہیں:

’’قال السيوطي ليس مراده تضعيف عبد السلام لأنه ثقة حافظ من رجال الصحيحين بل تضعيف من قال عن أنس لأن الأعمش لم يسمع من أنس ولذا قال مرسل‘‘[6]

---

[1] ابوداؤد، السنن، کتاب الطھارہ، باب المسح علی الخفین رقم الحدیث:152

[2] ابوداؤد، السنن، کتاب الطھارہ، باب المسح علی الخفین رقم الحدیث:152

[3] عظیم آبادی، عون المعبود، ج1، ص178

[4] ایضاً

[5] ابوداؤد، السنن، کتاب الطھارہ، باب کیف التکشف عند الحاجہ؟ رقم الحدیث :14

[6] عظیم آبادی، عون المعبود، ج1، ص18

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.3 2023

"امام سیوطیؒ فرماتے ہیں اس تضعیف سے مراد عبدالسلام کو ضعیف قرار دیا نہیں کیونکہ وہ تو ثقہ ہیں اور صحیحین کے رواۃ میں سے ہیں، بلکہ یہاں اس شخص کو ضعیف قرار دیا گیا ہے جس نے کہا کہ اعمش نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔ کیونکہ اعمش نے تو حضرت انسؓ سے سنا ہی نہیں۔ اسی لئے اس کو مرسل کہا"

ان دونوں مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شمس الحقؒ نے "کتاب السنن" کی اسناد میں "قال ابو داؤد" کے مبہم یا مغلق اشارات کی تشریح کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ اس فصل میں شمس الحقؒ کی "کتاب السنن" کی شرح "عون المعبود" پر بحث کی گئی۔ انہوں نے مختصر مگر جامع شرح لکھی۔ جس میں انہوں نے کس درجہ کمال کے ساتھ ایسا اسلوب اختیار کیا کہ یہ شرح مختصر ہونے کے باوجود خطہ برصغیر سے باہر بھی عرب و عجم میں مقبول ہوئی اور ان کا ممتاز انداز اسے کس طرح دوسری شروحات سے نمایاں کرتا ہے۔ فصل سوم میں ہم علامہ خلیل احمد سہارن پوریؒ کی "کتاب السنن" کی شرح "بذل المجهود" کے اوصاف، اس کی نمایاں خصوصیات اور خلیل احمدؒ کا اس میں اسلوب واضح کر کے اس کے ممتاز خدوخال بیان کریں گے۔

خلاصہ بحث:

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ جنہوں نے امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی مرتب کردہ حدیث کی عظیم کتاب کتاب السنن میں موجود آپ ﷺ کے فرمودات کی توضیح اور تشریحات کی سعادت حاصل کی اور ان جملہ ارشادات کو قابل فہم بنایا اور ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے عون المعبود کے نام پر شرح سنن لکھیں جن میں بڑے احسن طریقے سے کتاب السنن میں موجود احادیث کے متعلق مباحث کو بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی کتب میں سے استنباط و استخراج مسائل میں توضیح بالحدیث، اقوال سلف، اجتہاد اور تطبیق کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے ان کے بیان کردہ معنی اور تشریح میں ثقاہت درستگی کا اعلی معیار پایا جاتا ہے۔ شمس الحق رحمہ اللہ ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی شرح میں اسناد و متون پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ شرح عون المعبود میں اصحاب الحدیث کا منہج غالب ہے اور شرح میں بکثرت نسبت اقوال کا ذکر کیا گیا ہے۔ احادیث کی تخریج کے لئے امام منذری رحمہ اللہ کے بیان کرتا تحقیق اور حکم حدیث کو لازم پکڑا ہے۔ یقیناً انہوں نے بہت بڑی علمی فکری خدمات سر انجام دی ہیں جو تاحیات امت مسلمہ کے علماء اور عامۃ الناس کے لئے فہم حدیث کا ذریعہ اور نجات کا باعث ہے باری تعالی ان کے اس عمل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور ہمیں اس سے کما حقہ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔